اداریہ

جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں وہ مادی لحاظ سے یقیناً انتہائی ترقی یافتہ دور ہے لیکن تمام مادی سہولتوں کے باوجود، آج کی انسانی زندگی سکون و چین سے عاری نظر آتی ہے۔ معاشرے میں ایک قسم کی بے چینی ہے اور انسان اپنی حیات میں ایک طرح کا خلا محسوس کر رہا ہے۔

اگر ماہرین نفسیات کی مانیں تو ساری پریشانیاں، مذہب سے دوری اور ذات حق تعالی پر بھروسہ نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔آج کا انسان اپنی حقیقت کو بھول گیا ہے اور مقصد خلقت کو فراموش کر چکا ہے ۔وہ نہیں جانتا کہ اس کی غرض خلقت کیا ہے۔

انسان اگر اپنی حقیقت کو پہچان لے تو اس کی ساری پریشانیاں خود بخود دور ہو جائیں ۔انسان کے پاس عقل نظری اور عملی دونوں ہوتی ہے اور حقیقی انسان بننے کے لئے عقل عملی کو بروئے کار لانا ضروری ہے ورنہ قرآنی تعبیر کے مطابق وہ انسانی مقام و مرتبت سے تنزل کرتے ہوئے چوپایوں کی طرح ہو جائے گا۔ اس اہم موضوع کو ہم نے "انسان کی حقیقت، عقل و وحی کی نظر سے" مقالہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

مستقبل اور اس کی تعمیر میں انسان کا کردار ایک اہم موضوع ہے اور یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا انسان کے مستقبل کی تعمیر اس کے اپنے ارادے کی بنیاد پر ہوتی ہے یا اللہ تعالی کا ارادہ اور جبر اصل بنیاد ہے۔ قرآنی آیتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے البتہ اللہ تعالی اپنے ارادہ اور مشیت کی بنیاد پر انسانوں کی آرزوؤں کے پورے ہونے میں مدد کرتا ہے ۔ان ساری باتوں کو ہم نے "انسانی ارادہ اور مستقبل کی تعمیر۔قرآن کے تناظر میں" مقالہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

خدا سے رابطہ ٹوٹ جانے کے سبب انسان تنہائی اور خالی پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ انسان اور خدا کے رابطہ کی ماہیت کیا ہے اور ہم کس طرح اللہ تعالی سے تعلق استوار کر سکتے ہیں؟ اس مسئلہ کا سب سے بہتر جواب ہمیں نہج البلاغہ میں مل سکتا ہے۔ ہم نے " انسان اور خدا کا رابطہ، نہج البلاغہ کی رو سے " مقالہ میں اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور اس رابطہ کے مختلف اقسام کی تشریح کی ہے۔

انسان کو اپنی زندگی میں ہمیشہ سے کسی ایسے آئیڈیل کی ضرورت رہی ہے جس کے نقش قدم پر چل کر وہ معنوی اور مادی ترقی کے مراحل طے کرسکے۔ قرآن نے رسول خداؐ کو اسوہ حسنہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حق تعالیٰ نے رسول خدا کی اطاعت کو معیار محبت قرار دیا ہے۔ آپؐ کی ذات گرامی قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ اور چراغ ہدایت ہے جن کے نقش قدم پر چل کر ہم اپنے روحانی سفر کو کامیابی کے ساتھ طے کرسکتے ہیں۔ ان تمام موضوعات کا ہم نے "پیغمبر اکرمؐ کی محبوبیت" مقالہ میں جائزہ لیا ہے۔

کسی مشن کو آگے بڑھانے میں تبلیغ کا اہم رول ہوتا ہے۔ انبیاء اور اولیائے الٰہی نے معارف دین کی تبلیغ کے لئے بڑی جانفشانیاں کی ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی کے تمام اعمال وافعال اور سیرت و کردار کے ہر پہلو کو تبلیغی راہ وروش کے عنوان سے دیکھا جاتا ہے۔ تبلیغ کے سلسلہ میں آپؐ کے ذریعہ استعمال کئے گئے طریقوں کو جاننا بہت ضروری ہے تاکہ ہم بھی آپؐ کے نقش قدم پر چل کر آپ کے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔ "پیغمبر اسلامؐ کی تبلیغی راہ وروش" میں ہم نے انہیں موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

مشاورت و ہم فکری اسلامی حکومت کا بنیادی عنصر اور اسلامی معاشرہ کا اہم ستون ہے۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر اس اہم موضوع کی وضاحت کی ہے اور پیغمبر اکرمؐ کی سیرت سے بھی بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مشورہ کی ثقافت، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام مراحل میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اسی سیرت کو مد نظر رکھتے ہوئے امام خمینیؒ نے بھی حکومتی فیصلوں میں عوامی رائے کو معیار قرار دیا ہے اور عوام کی موجودگی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ہم نے ان تمام باتوں کا "پیغمبر عظیم الشان کی انتظامی خصوصیات" میں تجزیہ کیا ہے۔

پیغمبر اسلامؐ کی حیات طیبہ کا ہر پہلو اسوہ حسنہ اور بہترین نمونہ ہے۔ مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کی تشکیل کے بعد آپؐ نے کس طرح معاشرہ کے مختلف طبقات کو یکجا کیا اور ان میں اتحاد و اخوت کا جذبہ پیدا کرکے ان کو ایک مقصد کی طرف گامزن کیا، یہ اپنی جگہ پر بہت اہم موضوع ہے۔ عدل پروری، جہاد و ظلم ستیزی، تعصب و نسل پرستی کے خلاف جنگ، عام لوگوں سے محبت ، تعلیم وتربیت کا اہتمام وغیرہ جیسے امور آپ کی حکومتی سیرت کا اہم جزء ہیں۔ ہم نے "مرسل اعظمؐ کی حکومتی روش میں پیغمبرانہ اقدار کی تجلی" میں انہیں امور پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

انسانی معاشرہ میں سماجی برائیاں ہمیشہ سے دانشوروں اور مصلحین کے لئے ایک مسئلہ رہی ہیں، انہوں نے اس مسئلہ پر تحقیقات کی ہے اور اس پر قابو پانے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں لیکن سماجی برائیوں پر قابو پانے کا سب سے بہترین طریقہ دین کی پابندی ہے۔ تجربات اور تحقیقات کے مطابق جن کی تائید قرآنی آیات سے بھی ہوتی ہے، جتنی زیادہ دین کی پابندی ہوتی ہے، سماجی برائیوں میں بھی اتنی ہی کمی آتی ہے اور اس کے برخلاف دین کی پابندی میں کمی کے ساتھ ساتھ سماجی برائیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ دینداری کس طرح ہمیں برائیوں سے روکتی ہے۔ اس کا جواب ہم نے "سماجی برائیوں پر قابو پانے میں مراتب دینداری کا رول – قرآنی تعلیمات کی روشنی" مقالہ میں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

حکومت و سیاست بھی انسانی حیات کا اہم پہلو ہے اور اسی کے ذریعہ معاشرہ اور فرد میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔ دنیا میں مختلف سیاسی نظام رائج ہیں اور ہر ایک کا یہ دعوی ہے کہ وہی سب سے بہتر طریقہ حیات پیش کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نظام انسانی معاشرہ اور عوام کی ضرورتیں پوری نہیں کرسکتا اور ایک عرصہ کے بعد ہر سیاسی نظام کے نقائص اور کمزوریاں سامنے آجاتی ہیں، لیکن اسلام ایسا جامع اور مدون دستور زندگی پیش کرتا ہے جس میں انسان و معاشرہ کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اسلام صرف چند عبادتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ وہ انسانی حیات کے جملہ گوشوں پر محیط ہے چنانچہ حکومت و سیاست بھی اسلامی تعلیمات کا اہم باب ہے۔

اسلام کی اسی جامعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے امام خمینیؒ نے نظریہ ولایت فقیہ کو جو اس وقت تک صرف نظریہ کی حد تک تھا، عوام کی مدد سے عملی طور پر نافذ کیا اور یہ ثابت کردیا کہ اسلام ہی وہ مکتب فکر ہے جو عوامی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں ایک بہتر معنوی و مادی زندگی کی طرف گامزن کرسکتا ہے۔ ان موضوعات کو ہم نے "دین اسلام کا سیاسی رخ اور گلوبلائزیشن"، "اسلام میں دین و سیاست کا باہمی رابطہ" اور "ولایت فقیہ پر مبنی حکومت امام خمینی کی نظر میں" مقالوں میں تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

فصلنامہ راہ اسلام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ معارف اسلامی اور دینی تعلیمات کو بہتر سے بہتر انداز میں قارئین کے سامنے پیش کرے تاکہ ہم سب مل کر اسلامی تعلیمات کے سایہ میں ایک باوقار زندگی اور اچھے معاشرہ کی تعمیر کرسکیں۔ امید ہے یہ اس راہ میں ایک مثبت اور تعمیری قدم ہوگا۔